مسلک سلف ہی اسلم، اعلم اور احکم ہے

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل سنت یعنی سلف صالحین اور ائمہ محدثین کا عقیدہ ومنہج اپنانے میں ہی عافیت ہے، کیونکہ سلف صالحین کا عقیدہ قرآن وسنت سے ماخوذ ہے، جیسا کہ

حافظ بیہقی (458ھ) اور حافظ ابن عساکر رحمہما اللہ (571ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَمُعَوَّلُهُمْ فِيمَا يَعْتَقِدُونَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةِ .

''اہل سنت والجماعت کے عقائد کی اساس اور بنیاد کتاب وسنت ہے۔''

(مَناقب الشّافعي للبَيهقي، ص 462، تَبيين كذب المُفتري لابن عَساكر، ص 345)

جبکہ متاخرین ومتکلمین کا عقیدہ بشر مریسی اور جعد بن درہم جیسے گمراہوں سے ماخوذ ہے، جس کی لڑیاں یہود ونصاریٰ سے ملتی ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلف کا عقیدہ اسلم اور خلف کا عقیدہ احکم واعلم ہے، یہ نظریہ ائمہ مسلمین کے اجماعی عقائد کے مخالف ہے۔ جس عقیدے کی بنیاد قرآن وحدیث اور فہم سلف پر نہ ہو، وہ احکم واعلم (ٹھوس اور مبنی بَرعلم) کیسے ہوسکتا ہے؟

متکلمین نے سلف صالحین کے عقیدہ ومنہج کے خلاف عقیدہ ایجاد کیا اور بعض لوگوں نے اسے احکم واعلم قرار دے دیا۔ یہ عقیدۂ توحید کے خلاف سازش ہے، تاکہ اسلامی عقائد کی شکل مسخ کر دی جائے، قرآن وحدیث پر مبنی عقیدے کا وجود ختم کر دیا جائے اور ائمہ محدثین کے اجماعی عقائد کے مقابلہ میں باطل عقائد کو درست اور صحیح ثابت کیا جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

لَا يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ الْخَالِفُونَ أَعْلَمَ مِنَ السَّالِفِينَ، كَمَا يَقُولُهُ بَعْضُ الْأَغْبِيَاءِ، مِمَّنْ لَّمْ يَقْدِرْ قَدَرَ السَّلَفِ، بَلْ وَلَا عَرَفَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ بِهٖ، حَقِيقَةَ الْمَعْرِفَةِ الْمَأْمُورِ بِهَا، مِنْ أَنَّ طَرِيقَةَ السَّلَفِ أَسْلَمُ وَطَرِيقَةَ الْخَلَفِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُبْتَدِعَةَ الَّذِينَ يُفَضِّلُونَ طَرِيقَةَ الْخَلَفِ عَلٰى طَرِيقَةِ السَّلَفِ، إِنَّمَا أَتَوْا مِنْ حَيْثُ ظَنُّوا أَنَّ طَرِيقَةَ السَّلَفِ هِيَ مُجَرَّدُ الْإِيمَانِ بِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ، مِنْ غَيْرِ فِقْهٍ لِّذٰلِكَ، بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّيِّينَ الَّذِينَ قَالَ فِيهِمْ : ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ اِلَّا أَمَانِيَّ﴾(البقرة : 78)، وَأَنَّ طَرِيقَةَ الْخَلَفِ هِيَ اسْتِخْرَاجُ مَعَانِي النُّصُوصِ الْمَصْرُوفَةِ عَنْ حَقَائِقِهَا بِأَنْوَاعِ الْمَجَازَاتِ وَغَرَائِبِ اللُّغَاتِ، فَهٰذَا الظَّنُّ الْفَاسِدُ أَوْجَبَ تِلْكَ الْمَقَالَةَ، الَّتِي مَضْمُونُهَا نَبْذُ الْإِسْلَامِ وَرَاءَ الظَّهْرِ، وَقَدْ كَذَبُوا عَلٰى طَرِيقَةِ السَّلَفِ، وَضَلُّوا فِي تَصْوِيبِ طَرِيقَةِ الْخَلَفِ، فَجَمَعُوا بَيْنَ الْجَهْلِ بِطَرِيقَةِ السَّلَفِ فِي الْكِذْبِ عَلَيْهِمْ، وَبَيْنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالِ بِتَصْوِيبِ طَرِيقَةِ الْخَلَفِ .

''یہ بھی ممکن نہیں کہ پہلے متقدمین اہل علم کے مقابلے میں متاخرین زیادہ علم والے ہوں۔ بعض غبی قسم کے لوگ جنہیں سلف صالحین کی قدر معلوم

نہیں، بلکہ دراصل انہیں اللہ ورسول اور مؤمنوں کی حقیقی معرفت ہی نہیں، وہ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ سلف صالحین کا مسلک اسلم (زیادہ سلامتی والا) ہے، جبکہ خلف (بعد والوں) کا مسلک اعلم واحکم (زیادہ علم پر مبنی اور ٹھوس) ہے۔ یہ بدعتی اور گمراہ لوگ بعد والے زمانے کے فلسفیوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے منہج کو سلف کے منہج پر فضیلت دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنے وہم وگمان کی بنا پر سمجھ لیا ہے کہ ''سلف کا مسلک قرآن وحدیث کو سمجھے بغیر محض ظاہری الفاظ پر ایمان لانا ہے، بالکل اُن اَن پڑھ لوگوں کی طرح، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتَابَ اِلَّا أَمَانِيَّ﴾ (البقرۃ: 78) ''بعض اہل کتاب اَن پڑھ ہیں، جو کتاب کو نہیں جانتے سوائے جھوٹی آرزوؤں کے۔'' جبکہ متکلمین کا مسلک یہ ہے کہ وہ مجاز کی مختلف اقسام اور پیچیدہ قسم کی لغات کے ذریعے نصوص کے معانی نکالتے ہیں، جن میں حقیقی معنی مراد ہی نہیں ہوتا۔'' یہ غلط سوچ ہی اس بات کا موجب ہوئی ہے، جو اسلام کو پس پشت ڈالنے کے مترادف ہے۔ ان لوگوں نے مسلک سلف کے سلسلہ میں دروغ گوئی سے کام لیا اور خلف کے مسلک کو درست قرار دینے میں گمراہی کا شکار ہو گئے۔ وہ بیک وقت دو جہالتوں کا شکار ہوئے؛ ایک تو جہالت کے سبب انہوں نے مسلک سلف پر جھوٹ باندھا، دوسرا وہ متکلمین کے مسلک کو درست قرار دے کر جہالت وضلالت میں مبتلا ہو گئے۔''

(مَجموع الفتاوٰی: 8/5، الفتاوی الحِمویّۃ الکبرٰی: 185/5)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (751ھ) نقل فرماتے ہیں:

قَالَ شَيْخُنَا : وَالْكَلَامُ الَّذِي اتَّفَقَ سَلَفُ الْأُمَّةِ وَأَئِمَّتُهَا عَلٰى ذَمِّهِ، وَذَمِّ أَصْحَابِهِ، وَالنَّهْيِ عَنْهُ، وَتَجْهِيلِ أَرْبَابِهِ، وَتَبْدِيعِهِمْ، وَتَضْلِيلِهِمْ، وَهُوَ هٰذِهِ الطُّرُقُ الْبَاطِلَةُ، الَّتِي بَنَوْا عَلَيْهَا نَفْيَ الصِّفَاتِ، وَالْعُلُوِّ، وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ، وَجَعَلُوا بِهَا الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا، وَنَفَوْا بِهَا رُؤْيَةَ اللّٰهِ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، وَتَكَلُّمَهُ بِالْقُرْآنِ، وَتَكْلِيمَهُ لِعِبَادِهِ، وَنُزُولَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا، وَمَجِيئَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ، فَإِنَّهُمْ سَلَكُوا فِيهِ طُرُقًا غَيْرَ مُسْتَقِيمَةٍ، وَاسْتَدَلُّوا بِقَضَايَا مُتَضَمِّنَةً لِّلْكَذِبِ، فَلَزِمَهُمْ بِهَا مَسَائِلُ، خَالَفُوا بِهَا نُصُوصَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَصَرِيحَ الْمَعْقُولِ، وَكَانُوا جَاهِلِينَ، كَاذِبِينَ، ظَالِمِينَ، فِي كَثِيرٍ مِّنْ مَّسَائِلِهِمْ، وَرَسَائِلِهِمْ، وَأَحْكَامِهِمْ، وَدَلَائِلِهِمْ .

”ہمارے شیخ (ابن تیمیہ ؒ) نے فرمایا: سلف صالحین نے علم کلام اور متکلمین کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے علم کلام میں پڑنے سے منع فرمایا ہے، نیز متکلمین کو جاہل، بدعتی اور گمراہ قرار دیا ہے۔علم کلام سے مراد وہ باطل اسباب ہیں، جن کی بنا پر گمراہوں نے صفات ِباری تعالیٰ،خصوصاً علوِ باری تعالیٰ اور استوا علی العرش کی نفی کی ہے، قرآنِ کریم کو مخلوق قرار دیا ہے، آخرت میں دیدار الٰہی سے انکار کیا ہے، قرآنِ کریم کے کلامِ باری تعالیٰ ہونے کی نفی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے سے انکاری ہوئے ہیں، ہر رات اللہ تعالیٰ کے آسمانِ دنیا کی طرف نزول

فرمانے اور قیامت کے دن اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لیے آنے کا بھی انکار کیا ہے۔ یہ گمراہ لوگ اس سلسلہ میں غلط راستوں پر چل پڑے اور انہوں نے جھوٹ پر مبنی قصے کہانیوں سے استدلال کرنے کی کوشش کی ہے۔ یوں بہت سے ایسے مسائل ان کے گلے پڑ گئے، جن میں انہوں نے کتاب وسنت اور صریح عقلی اصولوں کی مخالفت کی اور اس طرح وہ اپنے بے شمار مسائل، رسائل، احکام اور دلائل میں جاہل، جھوٹے اور ظالم قرار پائے۔''

(الصّواعق المُرسَلة على الجَهميّة والمُعَطِّلة : 4/1266-1267)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

ثُمَّ هٰؤُلَاءِ الْمُتَكَلِّمُونَ الْمُخَالِفُونَ لِلسَّلَفِ، إِذَا حَقَّقَ عَلَيْهِمُ الْأَمْرُ، لَمْ يُوجَدْ عِنْدَهُمْ مِّنْ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ، وَخَالِصِ الْمَعْرِفَةِ بِهٖ خَبَرٌ، وَلَمْ يَقَعُوا مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى عَيْنٍ وَّلَا أَثَرٍ، كَيْفَ يَكُونُ هٰؤُلَاءِ الْمَحْجُوبُونَ، الْمُفْضَلُونَ، الْمَنْقُوصُونَ، الْمَسْبُوقُونَ، الْحَيَارَى، الْمُتَهَوِّكُونَ، أَعْلَمَ بِاللّٰهِ، وَأَسْمَائِهٖ، وَصِفَاتِهٖ، وَأَحْكَمَ فِي بَابِ ذَاتِهٖ، وَاٰيَاتِهٖ، مِنَ السَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ، مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ، وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ، مِنْ وَّرَثَةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَخُلَفَاءِ الرُّسُلِ، وَأَعْلَامِ الْهُدٰى، وَمَصَابِيحِ الدُّجٰى، الَّذِينَ بِهِمْ قَامَ الْكِتَابُ، وَبِهٖ قَامُوا، وَبِهِمْ نَطَقَ الْكِتَابُ، وَبِهٖ نَطَقُوا، الَّذِينَ وَهَبَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

مَا بَرَزُوا بِهِ عَلٰى سَائِرِ أَتْبَاعِ الْأَنْبِيَاءِ، فَضْلًا عَنْ سَائِرِ الْأُمَمِ، الَّذِينَ لَا كِتَابَ لَهُمْ، وَأَحَاطُوا مِنْ حَقَائِقِ الْمَعَارِفِ، وَبَوَاطِنِ الْحَقَائِقِ، بِمَا لَوْ جُمِعَتْ حِكْمَةُ غَيْرِهِمْ إِلَيْهَا لَاسْتَحْيَا مَنْ يَّطْلُبُ الْمُقَابَلَةَ، ثُمَّ كَيْفَ يَكُونُ خَيْرُ قُرُونِ الْأُمَّةِ أَنْقَصَ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ، لَا سِيَّمَا الْعِلْمِ بِاللّٰهِ، وَأَحْكَامِ أَسْمَائِهِ، وَاٰيَاتِهِ، مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَصَاغِرِ، بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِمْ؟ أَمْ كَيْفَ يَكُونُ أَفْرَاخُ الْمُتَفَلْسِفَةِ، وَأَتْبَاعُ الْهِنْدِ وَالْيُونَانِ، وَوَرَثَةُ الْمَجُوسِ وَالْمُشْرِكِينَ، وَضُلَّالُ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارٰى، وَالصَّابِئِينَ، وَأَشْكَالِهِمْ وَأَشْبَاهِهِمْ، أَعْلَمَ بِاللّٰهِ مِنْ وَّرَثَةِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَهْلِ الْقُرْآنِ وَالْإِيمَانِ.

''سلف صالحین کے مخالف متکلمین پر جب کوئی معاملہ آن پڑتا ہے، تو ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح علم اور حقیقی معرفت کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ وہ اس بارے میں کسی نص اور حقیقت سے واقف نہیں ہو پاتے۔ یہ بے عقل، بے فیض، حقیر، حیرت زدہ اور بھکے ہوئے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسماء وصفات کے سلسلہ میں زیادہ عالم اور اس کی ذات وآیات کے بارے میں ان سابقون اولون مہاجرین وانصار اور ان کے حقیقی پیروکاروں سے زیادہ ٹھوس کیسے ہو سکتے ہیں؟ کہ جو انبیائے کرام کے وارث، رسولوں کے جانشین، ہدایت کے مینار اور اندھیری راتوں کے روشن چراغ ہیں۔ وہ لوگ، جن کے ذریعے کتاب اللہ محفوظ رہی اور جنہوں نے کتاب اللہ کی حفاظت کی، جن کے بارے میں کتاب اللہ نے

بیان کیا اور جنہوں نے کتاب اللہ کی بات کی۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم عنایت فرمایا تھا، جس کی بنا پر وہ تمام غیر اہل کتاب امتوں پر، بلکہ باقی تمام انبیائے کرام کے پیروکاروں پر بھی فضیلت پا گئے تھے۔ انہوں نے تمام ظاہری و باطنی حقائق کا احاطہ کیا۔ اگر ان کے سامنے باقی تمام لوگوں کی حکمت جمع کی جائے، تو ان میں تقابل کرنے والا شرم سے ڈوب مرے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بہترین زمانوں کے لوگ اپنی نسبت ان حقیر لوگوں سے علم وحکمت میں ناقص کیسے ہو سکتے ہیں، خصوصاً ذات الٰہی اور اس کے اسماء اور آیات کے احکام کے حوالے سے؟ کیا فلسفیوں کی ذریت، ہندوستانی ویونانی تہذیبوں کے پیروکار، مجوسیوں اور مشرکین کے وارث، نیز یہود ونصاریٰ، صابی اور ان جیسے دیگر بے دین لوگوں کے ڈسے ہوئے لوگ، انبیائے کرام کے وارثوں اور اہل قرآن و ایمان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں؟''

(مَجموع الفتاوٰی: 11/5)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

مِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَّكُونَ تَلَامِيذُ الْمُعْتَزِلَةِ، وَوَرَثَةُ الصَّابِئِينَ، وَأَفْرَاخُ الْيُونَانِ، الَّذِينَ شَهِدُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ بِالْحَيْرَةِ، وَالشَّكِّ، وَعَدَمِ الْعِلْمِ الَّذِي يَطْمَئِنُّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَأَشْهَدُوا اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ عَلَيْهِمْ بِهٖ، وَشَهِدَ بِهٖ عَلَيْهِمُ الْأَشْهَادُ، مِنْ أَتْبَاعِ الرُّسُلِ، أَعْلَمَ بِاللّٰهِ، وَأَسْمَائِهٖ، وَصِفَاتِهٖ، وَأَعْرَفَ بِهٖ، مِمَّنْ شَهِدَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ

لَهُمْ بِالْعِلْمِ وَالْإِيمَانِ، وَفَضَّلَهُمْ عَلٰى مَنْ سَبَقَهُمْ، وَمَنْ يَّجِيءُ بَعْدَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَهَلْ يَقُولُ هٰذَا إِلَّا غَبِيٌّ جَاهِلٌ، لَمْ يَقْدِرْ قَدَرَ السَّلَفِ، وَلَا عَرَفَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ، وَمَا جَاءَ بِهٖ .

''معتزلہ کے شاگرد، بے دین لوگوں کے وارث اور اہل یونان کی ذریت، جو خود اپنے بارے میں پریشانی وشک میں مبتلا ہیں اور اس علم سے بے بہرہ ہونے کے معترف ہیں، جس سے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی اس حالت پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنایا ہوا ہے۔ نیز اس سلسلے میں پیغمبروں کے متبعین بھی گواہی دے چکے ہیں۔ سو یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ایسے لوگ ان لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت رکھتے ہوں، جن کے علم وایمان کی گواہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کے علاوہ پہلے اور بعد میں آنے والے تمام انسانوں پر فضیلت دی ہو۔ ایسی بات تو کوئی کندذہن اور جاہل شخص ہی کہہ سکتا ہے، جسے نہ سلف صالحین کی قدر وقیمت کا علم ہو، نہ اسے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اس کی تعلیمات کی معرفت حاصل ہو۔''

(الصّواعق المُرسَلة على الجَهميّة والمُعَطّلة : 161/1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ اشاعرہ کے ردّ میں فرماتے ہیں :

تَارَةً يَّجْعَلُونَ إِخْوَانَهُمُ الْمُتَأَخِّرِينَ أَحْذَقَ وَأَعْلَمَ مِنَ السَّلَفِ،

وَيَقُولُونَ: طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَطَرِيقَةُ هٰؤُلَاءِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، فَيَصِفُونَ إِخْوَانَهُمْ بِالْفَضِيلَةِ فِي الْعِلْمِ، وَالْبَيَانِ، وَالتَّحْقِيقِ، وَالْعِرْفَانِ، وَالسَّلَفَ بِالنَّقْصِ فِي ذٰلِكَ، وَالتَّقْصِيرِ فِيهِ، أَوِ الْخَطَإِ وَالْجَهْلِ، وَغَايَتُهُمْ عِنْدَهُمْ أَنْ يُّقِيمُوا أَعْذَارَهُمْ فِي التَّقْصِيرِ وَالتَّفْرِيطِ، وَلَا رَيْبَ أَنَّ هٰذَا شُعْبَةٌ مِّنَ الرَّفْضِ، فَإِنَّهٗ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ تَكْفِيرًا لِّلسَّلَفِ، كَمَا يَقُولُهٗ مَنْ يَّقُولُهٗ مِنَ الرَّافِضَةِ وَالْخَوَارِجِ، وَلَا تَفْسِيقًا لَّهُمْ، كَمَا يَقُولُهٗ مَنْ يَّقُولُهٗ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالزَّيْدِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ، كَانَ تَجْهِيلًا لَّهُمْ، وَتَخْطِئَةً، وَتَضْلِيلًا، وَنِسْبَةً لَّهُمْ إِلَى الذُّنُوبِ وَالْمَعَاصِي، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِسْقًا، فَزَعَمَا أَنَّ أَهْلَ الْقُرُونِ الْمَفْضُولَةِ فِي الشَّرِيعَةِ أَعْلَمُ وَأَفْضَلُ مِنْ أَهْلِ الْقُرُونِ الْفَاضِلَةِ، وَمِنَ الْمَعْلُومِ بِالضَّرُورَةِ لِمَنْ تَدَبَّرَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، مِنْ جَمِيعِ الطَّوَائِفِ أَنَّ خَيْرَ قُرُونِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْأَعْمَالِ، وَالْأَقْوَالِ، وَالِاعْتِقَادِ، وَغَيْرِهَا مِنْ كُلِّ فَضِيلَةٍ، أَنَّ خَيْرَهَا الْقَرْنُ الْأَوَّلُ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، كَمَا ثَبَتَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ، وَأَنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْخَلَفِ فِي كُلِّ فَضِيلَةٍ، مِنْ عِلْمٍ، وَعَمَلٍ، وَإِيمَانٍ، وَعَقْلٍ، وَدِينٍ، وَبَيَانٍ، وَعِبَادَةٍ، وَأَنَّهُمْ أَوْلٰى بِالْبَيَانِ لِكُلِّ مُشْكِلٍ،

هٰذَا لَا يَدْفَعُهُ إِلَّا مَنْ كَابَرَ الْمَعْلُومَ بِالضَّرُورَةِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ.

''یہ لوگ کبھی اپنے متاخرین ہمنواؤں کو سلف صالحین کے مقابلے میں زیادہ ذہین اور زیادہ علم والے قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''سلف کا مسلک اسلم (زیادہ سلامتی والا) ہے، جبکہ ان لوگوں کا مسلک اعلم واحکم (زیادہ علم پر مبنی اور زیادہ ٹھوس) ہے۔'' یوں یہ لوگ اپنے ہمنواؤں کو علم، بیان، تحقیق اور معرفت میں سلف پر فضیلت دیتے ہیں، جبکہ سلف صالحین کو اس بارے میں ناقص، کوتاہ یا غلطی وجہالت کے مرتکب قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ سے زیادہ (سلف کی عزت وتکریم) یہ کرتے ہیں کہ افراط وتفریط میں ان کے لیے عذر پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ روَش ایک قسم کی رافضیت ہے، کیونکہ اس سے اگر سلف کی تکفیر لازم نہیں آتی، جیسا کہ روافض اور خوارج کہتے ہیں، اور سلف کو فاسق وگناہ گار کہنا لازم نہیں بھی آتا، جیسا کہ معتزلہ اور زیدیہ وغیرہ کہتے ہیں، تو اس نظریے سے کم از کم سلف کی جہالت، گمراہی اور غلطی تو ضرور ثابت ہوتی ہے، نیز ان کی گناہوں کی طرف نسبت ضرور ہو جاتی ہے۔ ان دونوں گروہوں کے خیال کے مطابق شریعتِ اسلامیہ میں جن زمانوں والوں کو کم تر قرار دیا گیا ہے، وہ علم وفضل میں ان زمانوں والوں سے فائق ہیں، جن کو شریعتِ اسلامیہ میں برتَر قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص کتاب وسنت اور اہل سنت والجماعت کے تمام گروہوں کے اجماعی نظریات پر غور کرتا ہے، اسے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ امتِ محمدیہ ﷺ میں سے اعمال، اقوال، اعتقاد اور ہر قسم کی

فضیلت میں صحابہ کرام کا زمانہ سب سے بہتر تھا، پھر تابعین اور پھر تبع تابعین کے زمانے کا نمبر آتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے کئی روایات میں ثابت ہے۔ سلف صالحین ہر فضیلت، مثلاً علم، عمل، ایمان، عقل، دین، بیان اور عبادت میں خلف سے افضل ہیں۔ نیز ہر مشکل معاملے کو سلجھانے کے وہی زیادہ لائق ہیں۔ اس بات کا انکار صرف وہی شخص کر سکتا ہے، جو ہٹ دھرمی کی بنا پر دین اسلام کے بنیادی عقائد سے منحرف ہو جائے اور جسے اللہ تعالیٰ نے علم رکھتے ہوئے بھی گمراہ کر دیا ہو۔''

(مجموع الفتاوٰی : 4/157-158)

علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ (792ھ) فرماتے ہیں :

نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ، فَبُعِثَ بِالْعُلُومِ الْكُلِّيَّةِ، وَالْعُلُومِ الْأَوَّلِيَّةِ وَالْأُخْرَوِيَّةِ، عَلٰى أَتَمِّ الْوُجُوهِ، وَلٰكِنْ كُلَّمَا ابْتَدَعَ شَخْصٌ بِدْعَةً اتَّسَعُوا فِي جَوَابِهَا، فَلِذٰلِكَ صَارَ كَلَامُ الْمُتَأَخِّرِينَ كَثِيرًا، قَلِيلَ الْبَرَكَةِ، بِخِلَافِ كَلَامِ الْمُتَقَدِّمِينَ، فَإِنَّهٗ قَلِيلٌ، كَثِيرُ الْبَرَكَةِ، (لَا) كَمَا يَقُولُهٗ ضُلَّالُ الْمُتَكَلِّمِينَ وَجَهَلَتُهُمْ : إِنَّ طَرِيقَةَ الْقَوْمِ أَسْلَمُ، وَإِنَّ طَرِيقَتَنَا أَحْكَمُ وَأَعْلَمُ ! وَلَا كَمَا يَقُولُهٗ مَنْ لَمْ يَقْدِرْهُمْ مِّنَ الْمُنْتَسِبِينَ إِلَى الْفِقْهِ : إِنَّهُمْ لَمْ يَتفَرَّغُوا لِاسْتِنبَاطِ الْفِقْهِ، وَضَبْطِ قَوَاعِدِهٖ، وَأَحْكَامِهٖ، اشْتِغَالًا مِّنْهُمْ بِغَيْرِهٖ، وَالْمُتَأَخِّرُونَ تَفَرَّغُوا لِذٰلِكَ، فَهُمْ أَفْقَهُ!

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ مَحْجُوبُونَ عَنْ مَّعْرِفَةِ مَقَادِيرِ السَّلَفِ، وَعُمْقِ عُلُومِهِمْ، وَقِلَّةِ تَكَلُّفِهِمْ، وَكَمَالِ بَصَائِرِهِمْ، وَتَاللّٰهِ مَا امْتَازَ عَنْهُمُ الْمُتَأَخِّرُونَ إِلَّا بِالتَّكَلُّفِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالْأَطْرَافِ، الَّتِي كَانَتْ هِمَّةُ الْقَوْمِ مُرَاعَاةَ أُصُولِهَا، وَضَبْطَ قَوَاعِدِهَا، وَشَدَّ مَعَاقِدِهَا، وَهِمَمُهُمْ مُشَمَّرَةً إِلَى الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَالْمُتَأَخِّرُونَ فِي شَأْنٍ، وَالْقَوْمُ فِي شَأْنٍ آخَرَ، وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.

''نبی کریم ﷺ کو جامع، کامل واکمل اور واضح کلمات عطا کئے گئے اور آپ ﷺ کو کلی اور کامل ترین شکل میں عقلی ونقلی علوم دے کر مبعوث فرمایا گیا۔ متاخرین نے جب کسی شخص کو بدعت کا مرتکب دیکھا، تو اس پر لمبے لمبے رد شروع کر دیے۔ اس طرح متاخرین کا کلام مقدار میں بہت زیادہ اور برکت میں بہت کم ثابت ہوا۔ اس کے برعکس متقدمین کا کلام مقدار میں بہت کم اور برکت میں بہت زیادہ ہے۔ گمراہ اور جاہل متکلمین کی یہ بات یکسر غلط ہے کہ ''سلف صالحین کا مسلک ''اسلم'' (زیادہ سلامتی والا) ہے، جبکہ ان کا اپنا مسلک ''اعلم واحکم'' (زیادہ علم پر مبنی اور ٹھوس) ہے۔'' اسی طرح ان نام نہاد فقیہوں، جن کو سلف صالحین کی قدر معلوم نہیں ہوسکی، ان کی یہ بات بھی صحیح نہیں کہ ''سلف صالحین کو فقہی استنباطات کرنے اور فقہی قواعد و احکام کی تشکیل کرنے کی اتنی فرصت نہیں ملی، جتنا وہ اور کاموں میں مشغول رہے، جبکہ متاخرین نے ان کاموں کے لیے وقت نکالا، چنانچہ

وہی زیادہ فقہ والے ہیں۔'' ایسی باتیں کرنے والے تمام لوگ سلف صالحین کی صحیح قدر و قیمت، ان کے علوم کی گہرائی، ان کے عدمِ تکلف اور ان کی کمال بصیرت سے لاعلم ہیں۔ اللہ کی قسم! متاخرین کو متقدمین سے اگر کسی چیز میں امتیاز حاصل ہے، تو وہ تکلف کرنے اور ان چیزوں کی فروعات میں مشغول ہونے میں حاصل ہے کہ سلف کا اہتمام جن کے اصول میں مصروف ہونے، ان کے قواعد کو مرتب کرنے اور ان کے ضوابط کو مقرر کرنے کا تھا۔ سلف صالحین ہر چیز کے بارے میں بلند مقاصد حاصل کرنے کے ارادے رکھتے تھے۔ یوں متقدمین اور متاخرین کی مصروفیات جُدا جُدا ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔''

(شرح العقيدة الطّحاويّة، ص 82-83)

علامہ، محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ (1393ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَذْهَبَ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَأَحْكَمُ، وَأَعْلَمُ، وَقَوْلُهُمْ : مَذْهَبُ السَّلَفِ أَسْلَمُ إِقْرَارٌ مِّنْهُمْ بِذٰلِكَ، لِأَنَّ لَفْظَ [أَسْلَمُ] صِيغَةُ تَفْضِيلٍ مِّنَ السَّلَامَةِ، وَمَا كَانَ يَفْضُلُ غَيْرَهٗ وَيَفُوقُهٗ فِي السَّلَامَةِ، فَهُوَ أَحْكَمُ وَأَعْلَمُ، وَبِهٖ يَظْهَرُ أَنَّ قَوْلَهُمْ : وَمَذْهَبُ الْخَلَفِ أَحْكَمُ وَأَعْلَمُ، لَيْسَ بِصَحِيحٍ، بَلِ الْأَحْكَمُ الْأَعْلَمُ هُوَ الْأَسْلَمُ، كَمَا لَا يَخْفٰى .

''سلف صالحین کا مذہب ہی اسلم، احکم اور اعلم ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ سلف کا مذہب اسلم ہے، یہ ان کی طرف سے ہماری ذکر کردہ بات کا

اقرار ہے، کیونکہ [اسلم] اسم تفضیل کا صیغہ ہے (یعنی زیادہ سلامتی والا)۔ جو چیز کسی دوسری چیز کے مقابلہ میں فضیلت والی اور سلامتی والی ہو، وہی احکم واعلم (ٹھوس اور علم پر مبنی) ہو گی۔ نیز ان کا یہ کہنا درست نہیں کہ خلف کا مذہب احکم واعلم (ٹھوس اور علم پر مبنی) ہے، بلکہ ظاہر ہے کہ جو چیز احکم واعلم (ٹھوس اور علم پر مبنی) ہو، وہی اسلم (زیادہ سلامتی والی) ہوتی ہے۔“

(آداب البَحث والمُناظَرة : 136/2)

علامہ، محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (1421ھ) فرماتے ہیں:

تَبَيَّنَ بِهٰذَا أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُحَرِّفِينَ عَلٰى ضَلَالٍ، وَأَنَّ مَنْ قَالَ : إِنَّ طَرِيقَتَهُمْ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، فَقَدْ ضَلَّ، وَمِنَ الْمَشْهُورِ عِنْدَهُمْ قَوْلُهُمْ : طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَطَرِيقَةُ الْخَلَفِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، وَهٰذَا الْقَوْلُ عَلٰى مَا فِيهِ مِنَ التَّنَاقُضِ، قَدْ يُوصِلُ إِلَى الْكُفْرِ، فَهُوَ؛ أَوَّلًا فِيهِ تَنَاقُضٌ، لِأَنَّهُمْ قَالُوا : طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ، وَلَا يُعْقَلُ أَنْ تَكُونَ الطَّرِيقَةُ أَسْلَمُ، وَغَيْرُهَا أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ، لِأَنَّ الْأَسْلَمَ يَسْتَلْزِمُ أَنْ يَّكُونَ أَعْلَمَ وَأَحْكَمَ، فَلَا سَلَامَةَ إِلَّا بِعِلْمٍ بِأَسْبَابِ السَّلَامَةِ، وَحِكْمَةٍ فِي سُلُوكِ هٰذِهِ الْأَسْبَابِ، ثَانِيًا : أَيْنَ الْعِلْمُ وَالْحِكْمَةُ مِنَ التَّحْرِيفِ وَالتَّعْطِيلِ؟ ثَالِثًا : يَلْزَمُ مِنْهُ أَنْ يَّكُونَ هٰؤُلَاءِ الْخَالِفُونَ أَعْلَمَ بِاللّٰهِ مِنْ رَّسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ، لِأَنَّ طَرِيقَةَ السَّلَفِ هِيَ طَرِيقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ، رَابِعًا : أَنَّهَا

قَدْ تَصِلُ إِلَى الْكُفْرِ، لِأَنَّهَا تَسْتَلْزِمُ تَجْهِيلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْفِيهَهُ، فَتَجْهِيلُهُ ضِدُّ الْعِلْمِ، وَتَسْفِيهُهُ ضِدُّ الْحِكْمَةِ، وَهٰذَا خَطَرٌ عَظِيمٌ، فَهٰذِهِ الْعِبَارَةُ بَاطِلَةٌ، حَتّٰى وَإِنْ أَرَادُوا بِهَا مَعْنًى صَحِيحًا، لِأَنَّ هٰؤُلَاءِ بَحَثُوا، وَتَعَمَّقُوا، وَخَاضُوا فِي أَشْيَاءَ، كَانَ السَّلَفُ لَمْ يَتَكَلَّمُوا فِيهَا، فَإِنَّ خَوْضَهُمْ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ هُوَ الَّذِي ضَرَّهُمْ وَأَوْصَلَهُمْ إِلَى الْحَيْرَةِ وَالشَّكِّ، وَصَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ : «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ»(صحيح مسلم : 2670)، فَلَوْ أَنَّهُمْ بَقُوا عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ السَّلَفُ الصَّالِحُ، وَلَمْ يَتَنَطَّعُوا، لَمَا وَصَلُوا إِلٰى هٰذَا الشَّكِّ، وَالْحَيْرَةِ، وَالتَّحْرِيفِ.

''ثابت ہوا کہ صفاتِ باری تعالیٰ میں تحریف کرنے والے لوگ گمراہی پر ہیں۔ جو شخص کہتا ہے کہ تحریف کرنے والوں کا طریقہ اعلم واحکم (علم پر مبنی اور ٹھوس) ہے، وہ بھی گمراہ ہے۔ ان کا یہ قول مشہور ہے کہ سلف صالحین کا منہج اسلم (سلامتی والا)، جبکہ متاخرین کا منہج اعلم واحکم (علم پر مبنی اور ٹھوس) ہے۔ یہ قول متناقض ہونے کے ساتھ ساتھ کفر تک بھی پہنچا دیتا ہے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ سلف کا منہج اسلم (سلامتی والا) ہے۔ پھر یہ بات کیسے معقول ہوسکتی ہے کہ اسلم (سلامتی والا) منہج تو سلف کا ہو، لیکن اعلم واحکم (علم پر مبنی اور ٹھوس) وہ منہج ہو، جو ان کے خلاف ہو؟ اسلم (سلامتی والا) ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ وہی اعلم واحکم (علم پر مبنی اور ٹھوس) بھی ہو۔

سلامتی تو اسی وقت ہو گی، جب سلامتی کے اسباب کا علم ہو گا اور ان اسباب کو اپنانے میں حکمت بھی ہو گی۔ نیز صفاتِ باری تعالیٰ میں تحریف اور تعطیل کرنے میں کون سا علم اور کون سی حکمت پنہاں ہے؟ تیسرے یہ کہ اس نظریے سے متاخرین کا رسولِ اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے زیادہ معرفتِ الٰہی کے حامل ہونا لازم آتا ہے، کیونکہ سلف کا طریقہ تو وہی تھا، جو نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کا تھا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ یہ نظریہ کفر میں دھکیل دیتا ہے، کیونکہ اس سے (معاذ اللہ!) نبی اکرم ﷺ پر جہالت وعدم حکمت کا فتویٰ لازم آتا ہے، کیونکہ علم نہ ہونا جہالت اور حکمت نہ ہونا عدم حکمت ہے(اگر نبی اکرم ﷺ کے پاس علم وحکمت تھی تو سلف صالحین اسی منہج پر چل کر اس سے محروم کیوں تھے؟)۔ لہٰذا یہ بہت خطرناک اور باطل عبارت ہے، اگرچہ وہ اس سے کوئی صحیح معنی مراد لیتے ہوں، کیونکہ متاخرین نے ان چیزوں میں بحث اور غور وفکر شروع کیا ہے، جن کے بارے میں سلف صالحین نے کلام نہیں فرمایا۔ ان چیزوں میں غور وفکر نے انہیں نقصان سے دوچار کیا اور حیرانی و شک میں مبتلا کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا: ''غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔''(صحیح مسلم : 2670)۔اگر یہ لوگ سلف صالحین کے منہج پر ہی قائم رہتے اور غلو سے کام نہ لیتے ،تو وہ اس پریشانی و شک کی دلدل میں نہ گرتے۔''

(القَول المُفيد على كتاب التّوحيد، ص671-672)

قوام السنہ، امام، ابوالقاسم، اسماعیل بن محمد، اصبہانی رحمہ اللہ (535ھ) فرماتے ہیں:

أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ لَمْ تَتَعَدَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَإِجْمَاعَ السَّلَفِ

الصَّالِحِ، وَلَمْ تَتَّبِعِ الْمُتَشَابَهَ، وَتَأْوِيلَهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ، وَإِنَّمَا اتَّبَعُوا الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ، وَمَا أَجْمَعْ الْمُسلمُونَ عَلَيْهِ بَعْدَهُمْ قَوْلًا وَّفِعْلًا، فَأَمَّا مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَلَا أَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، فَهُوَ مُحْدَثٌ .

''اہل سنت والجماعت کتاب وسنت اورسلف صالحین کے اجماع سے تجاوز نہیں کرتے ،نہ ہی فتنہ پروری کے لیے متشابہات اور ان کی تفسیر کے پیچھے پڑتے ہیں۔ وہ صرف صحابہ وتابعین اور اجماع کے پیروکار ہیں۔ متکلمین نے جن معاملات میں اختلاف کیا ہے اور کتاب وسنت میں ان کی کوئی دلیل نہیں، نہ اس پر امت کا اجماع ہوا، وہ بدعت ہیں۔''

(الحُجّة في بَيان المَحَجّة : 410/2)

❀❀❀❀❀❀❀